اسلامی انقلاب کے مبادی اور اصول

محمد بشیر دولتی (پاکستان) - محمد یعقوب بشوی

اشاریہ:

انسانی معاشرہ ہمیشہ تغیر پذیر رہا ہے۔یہ تغیر عام طور پر کمال کی طرف گامزن ہے۔اجتماعی طور پر مثبت، ہدف مند اور بہتری کی جانب بڑھنے، بدلنے اور تبدیل ہونے کو "انقلاب" کہا جاتا ہے۔ انیسویں عیسوی کے اوائل سے لے کر اب تک اس دنیا نے کئی قسم کے انقلابات دیکھی ہے۔جن میں انقلاب فرانس، انقلاب روس اور انقلاب اسلامی ایران قابل ذکر ہیں۔انقلاب روس و فرانس جزوی، محدود اور مادی انقلاب تھے جو گروہی و طبقاتی نظام کے خلاف وقتی ضرورت کے سبب وجود میں آئے۔ضرورتوں کے بدلنے سے انقلابات بھی دشمنوں کی کوششوں کے بغیر ختم ہوگئے۔لیکن انقلاب اسلامی ایران ایک اسلامی انقلاب ہے جو کسی ایک ضرورت یا ایک طبقہ یا مخصوص زمانے سے متعلق نہیں۔جس طرح اسلام ہمہ جہت دین ہے جو نہ فقط معنوی و روحی اعتبار سے انسان کی ضرورتوں کو پورا کرتا ہے بلکہ سیاسی و مادی لحاظ سے بھی انسانی ضرورتوں کو پورا کرتا ہے اسلامی انقلاب بھی ایک ہمہ جہت انقلاب ہے۔اسلامی انقلاب فرانسی و روسی انقلاب کے برعکس اپنا الٰہی مبنا رکھتا ہے جو قرآن و حدیث میں تفصیل کے ساتھ ذکر ہوا ہے۔یہی وجہ ہے کہ یہ اسلامی انقلاب دنیا کے ستمگروں واستعماری طاقتوں کے لاکھ کوشش کے باوجود نہ فقط باقی ہے بلکہ بڑی آب و تاب کے ساتھ دنیا بھر کے مستضعفین کے لئے امید بن کر مزید مضبوط اور قوی ہوتا جارہا ہے۔ ہم اس مقالے میں اپنی بساط کے مطابق انسان کے فردی و اجتماعی زندگی میں بہتری کے لئے اسلامی انقلاب کے مبادی اور ذرین اصولوں کو واضح بیان کرنے کی کوشش کرینگے۔ان شاء اللہ

بنیادی الفاظ: انقلاب، انقلاب فرانس، انقلاب روس، تغیر پذیر، مبنا، مستضعفین، بساط، آب و تاب.

مقدمہ

اس وقت لفظ انقلاب جس معنی و مفہوم میں استعمال ہو رہا ہے اسی معنی کے لئے پہلے لاطینی زبان میں لفظ "ریوولوٹیو" (Revolutio) استعمال ہوتا تھا جس معنی گردش تھا۔ البتہ گردش کا معنی انگلش میں آسمانی گردش کے معنی کے لئے مخصوص تھا۔ پھر یہ لفظ سترھویں صدی میں ایک سیاسی اصطلاح کے طور پر نمودار ہوا۔ البتہ قدیم برطانیہ میں یہ لفظ صدیوں تک آمریت و بادشاہت کی بحالی کے لئے استعمال ہوتا رہا۔ پھر اٹھارویں صدی کے اواخر میں امریکی انقلاب یا فرانسیسی انقلاب کے دوران اس لفظ کا موجودہ رائج معنی میں استعمال بڑھ گیا۔ اسی لئے بادشاہ فرانس لوئی سولہ کو ان کے وزیر نے کہا تھا کہ جناب عالی! یہ فسادات نہیں انقلاب ہے.

انقلاب:

کلی طور تبدیلی کا وہ طریقہ ہے جو عوام کی طرف سے بنیادی مسائل و مشکلات کی حل کے لئے یک مشت احتجاجات وجلاؤ گھیراؤ بلکہ جانوں کی قربانی سے یک مشت لایا جاتا ہے (ر. ک: محمد یعقوب بشوی، تغییرات اجتماعی از منظر قرآن، ص۳۱) ۔

اصلاح:

کسی بھی حکومت کی جانب سے تدریجی طور پر آرام وسکون کے ساتھ سطحی تبدیلی لانے کو اصلاح کہا جاتا ہے۔ اب ہم انقلاب کے مفہوم و مطالب سے آشنائی کے بعد دنیا کے دو مشہور و معروف انقلاب یعنی انقلاب فرانس و انقلاب روس کا مختصر ذکر کرنے کے بعد انقلاب اسلامی ایران سے مختصر تقابلی جائزے کے بعد انقلاب اسلامی ایران کی اہم خاصیت یعنی اس کے مبادی و اصول کو بیان کریں گے۔ (ر. ک: محمد یعقوب بشوی، تغییرات اجتماعی از منظر قرآن، ص۳۲ _ ۳۳) ۔

انقلاب فرانس

یوں تو دنیا میں چھوٹے موٹے کئی انقلاب آئے ہیں ۔ مگر ان انقلابات میں ایک قابل ذکر انقلاب انقلاب فرانس ہے۔

انقلاب فرانس کا دورانیہ ۱۷۸۹ سے لے کر ۱۷۹۹ تک دس سال پر مشتمل ہے۔ یہ ایک طبقاتی نظام کے خلاف وقتی جنگ تھی۔

یا پھر یہ انقلاب، مذہبی پادریوں اور اشرافیہ کے خلاف دل برداشتہ عوام کا فیصلہ تھا۔ (https: //www.newslaw.net

چونکہ پادریوں یا چرچ کے پاس پورے فرانس کی دس فیصد زمینیں تھیں۔ان کے پاس عوام پر ٹیکس لگانے کا مکمل اختیار تھا۔بشپ سارے اشرافیہ سے ہی تعلق رکھتے تھے۔پادری اور اشرافیہ کے ہاتھوں فرانس کے ۴۵% زرعی وسائل تھے۔طبقہ اشرافیہ کی عیاشیاں روز بروز بڑھتی جارہی تھی جس کے سبب خزانہ خالی ہوتا جارہا تھا اور خالی خزانے کو بھرنے کے لئے بے تحاشا ٹیکس لگائے جارہے تھے۔اس صورت حال سے عوام سخت نالاں اور دلبرداشتہ تھے۔ان صورت حال و عوامل کے سبب انقلاب فرانس ۱۴جولائی ۱۷۸۹ء کو وجود میں آیا۔اس وقت فرانس پر بادشاہ "لوئی سولہ" کی حکومت تھی۔

کہتے ہیں کہ اس دن بادشاہ کا قریبی وزیر ملکی حالات سے باخبر کرتے ہوئے دن بھر کی واقعات بتارہے تھے۔تو بادشاہ نے ٹوکتے ہوئے کہا کہ ہمیں معلوم ہیں کہ ملک میں فسادات ہورہے ہیں۔اس پر وزیر نے ہمت کرتے ہوئے نہایت احترام سے کہا کہ "جناب عالی یہ فسادات نہیں انقلاب ہے"

اسی روز ہی پیرس میں کا قلعہ جو ایک بدنام جیل کے نام سے معروف ہوچکا تھا۔یہ جگہ خوف و دہشت کی علامت بن گئی تھی۔کہتے ہیں کہ اس قلعے میں بادشاہ کے مخالفین کو لاکر ان پر بے تحاشا تشدد کیا جاتا تھا۔اس روز یہاں سات قیدی اور اسلحے کا ایک ڈپو تھا۔اس پر حملہ کر کے نہ فقط قیدیوں کو آزاد کرایا بلکہ انقلابی عوام نے کافی تعداد میں اسلحہ بھی لوٹا۔

ان انقلابیوں نے پیرس کے گورنر کو قتل کر کے ان کا سر بھی ایک نیزہ نما لوہے پہ چڑھا کر دن بھر پورے شہر میں جلوس کی شکل میں پھراتے رہے۔اس انقلاب کی بنیاد ظاہرا عوامی آزادی، برابری اور اخوت جیسے نعروں پہ تھا۔جس سے پورے یورپ میں موجود بادشاہوں کے لئے خطرے کی گھنٹی بجی اس لئے تمام بادشاہوں نے اس انقلاب کو وہیں ختم کرنا چاہا اور وہ اس میں کامیاب بھی ہوئے۔

انقلابات میں انقلابی آئیڈیالوجی یا نعرے ہر موڑ پہ بدلتے رہتے ہیں۔انقلاب فرانس کے پیچھے کوئی منبع یا فلسفہ نہیں تھا بلکہ یہ عوام کی ایک وقتی ضرورت تھی اس وجہ سے یہ دس سال کے عرصے میں کئی پیچ و خم کھاتے ہوئے بلآخر ختم ہوگیا۔

یہ انقلاب امن آشتی اور عوام کے لئے ایک بہترین و پر امن ماحول نہیں لاسکا۔کوئی قابل قبول عقلی فلسفی یا دینی ضابطہ نہیں دے سکا۔۱۷۹۴تک شہر تشدد اور قتل و غارت گری و بد امنی کی آماجگاہ بن گئی تھی۔

ہر طرف خوف و ہراس کی فضا تھی۔

اس انقلاب کا اختتام انقلاب کے عظیم داعی "میکس میلاں روبئے سپ ئی ر" کا سر قلم کرنے سے ہوا۔

۱۷۹۹ میں نپولی ئی ن نے اقتدار پہ قبضہ کر لیا۔ جسے یورپی ممالک نے سراہا مگر جب نپولین کے قدم فرانسیسی سے باہر نکلنے لگے تو یورپی طاقتوں نے اسے بھی ماضی کا حصہ بنا دیا۔ (ٹیڈ گرانٹ کی کتاب کا ترجمہ۔روس انقلاب سے رد انقلاب تک)

انقلاب روس

دنیا کے بڑے انقلابوں میں سے ایک انقلاب انقلاب روس ہے۔

عظیم روس میں فروری ۱۹۱۷ میں کھانے پینے کی اشیا کی عدم دستیابی پر پیدا ہونے والی عوامی بے چینی نے پشت سر دو انقلابوں کی راہ ہموار کی تھی۔پہلا انقلاب ماہ فروری کا تھا اور دوسرا انقلاب سات ماہ بعد سوشلیسٹ بالشویک والوں کا انقلاب تھا۔ (https: //www.eavar.com/fa/blog/۲۰۲۰/۱۰/۱۳/۱۵۲۶۷۰russian-revolution//).

روٹی اور دوسرے سامان خورد نوش کی عدم دستیابی سے پیدا ہونے والے انقلاب اور کمزور و بھوکے انقلابیوں کی ناتوان و نحیف احتجاجات نے ایسا رخ اختیار کیا کہ جس نے روسی بادشاہت کو تخت سمیت زمین بوس کر دیا۔آخری روسی بادشاہ "زار نکولس دوم" نے تخت سے دو مارچ کو دستبرداری کا اعلان کر دیا۔

فروری انقلاب کے بعد قائ م ہونے والی عبوری روسی حکومت بھی مستحکم نہ ہو سکی چونکہ یہ حکومت عوامی ضروریات کو پورا کرنے اور عوامی بے چینی میں کمی لانے میں ناکام و نامراد رہی۔

یوں اس بے چینی و افراتفری سے "لینن" کی قیادت میں اٹھنے والی مارکس بالشویک انقلاب کی راہ ہموار ہوتی چلی گ ئی ی۔

بلآخر ۲۵ اکتوبر ۱۹۱۷ کو بالشویک انقلابیوں نے شاہی دارالحکومت "سینٹ پیٹرز برگ" میں سرکاری عمارتوں پر قبضہ شروع کیا۔

جولائی ی ۱۹۱۸ میں سارے شاہ خاندان کو گولیاں مار کر ہلاک کر دیا گیا۔

بالشویک انقلاب کے بعد لینن نے اپنے ساتھیوں کے ساتھ ۱۹۲۲ میں وسیع و عریض کمیونسٹ سوشلسٹ ریاست کو قائ م کیا تھا۔یہ عظیم انقلاب بھی اپنے سات دہائی یاں مکمل کرنے کے بعد ۱۹۹۱ میں

اپنے منطقی انجام تک پہنچا۔

انقلاب اسلامی ایران:

دنیا کے تمام انقلابات کے مقابلے میں انقلاب اسلامی ایک عظیم انقلاب ہے۔ یہ اب تک کی وہ عظیم انقلاب ہے جو دین یعنی اسلام کے نام پر وجود میں آیا۔ اس انقلاب کی چند بنیادی خصوصیات درج ذیل ہیں۔

۱. اس انقلاب کا خالص مذہبی ہونا۔
۲. ایک خاص مذہبی آئی ڈیالوجی و طرز حکومت و معاشرت کا حامل ہونا۔
۳. قرآن و حدیث جیسے الٰہی و دینی منابع کا حامل ہونا۔
۴. انقلاب کے اصولوں کا قرآن و حدیث کے اصولوں سے ہم آہنگ ہونا۔
۵. امام مہدی ع کی عالمی عادلانہ حکومت کے لئے ضمیمہ بننا۔

دو انقلابوں اور اسلامی انقلاب کا بنیادی فرق

اسلامی انقلاب کا الٰہی مبدای و مبنا اور اس کے اصولوں کے تحت ہونا ہی اس انقلاب کی اہم خاصیت ہے۔ یہی وجہ ہے کہ یہ انقلاب دوسرے انقلابات کے برعکس کسی خاص طبقہ فکر یا عوام کے کسی خاص جزوی ضرورت کے لئے نہیں آیا۔ بلکہ اسلام جیسے آفاقی مذہب کے تمام قوانین اور انسان کے جسمانی و روحانی ارتقاء کے تمام تقاضوں کے تکامل کے لئے ہزاروں جانوں کا نذرانہ پیش کر کے وجود میں لایا گیا۔

اس انقلاب کے لئے کسی خاص عمارت پہ قبضہ نہیں کیا گیا۔ نہ ہی کسی خاص خاندان کا قتل عام کیا گیا نہ ہی کسی کا سر قلم کر کے نیزے پہ پھرایا گیا۔ جب شاہ ایران رضا شاہ پہلوی نے عوام پر گولیاں برسائی جا رہی تھی تو خمینی بت شکن کے حکم پر شاہی افواج کو گولیوں کے جواب میں پھول پیش کیا گیا۔ اسی طرح سرکاری و قومی املاک کو بھی انقلابیوں کی طرف سے کوئی نقصان نہیں پہنچایا گیا۔

اسلامی انقلاب کے مبانی

اسلامی انقلاب کے مبانی ان چار چیزوں پر مشتمل ہیں۔

۱. قرآن
۲. سنت (حدیث)
۳. اجماع

۴. عقل

قرآن مجید اور حکومت کی تشکیل:

قرآن کی نظر میں حاکمیت وحکومت کے حقدار حکم اولی کے مطابق خدا کو حاصل ہے۔

اس پہ ہم چند آیتیں پیش کریں گے۔

ان الحکم الا اللہ، حکم فقط خدا کی طرف سے ہے۔ (سورہ انعام آیت نمر ۵۷)

فااللہ ھو الولی، پس خدا ہی حاکم ہے۔ (سورہ شورای آیت نمبر ۹)، الالہ الخلق والامر، خبر دار! اسی کے لئے خلق اور امر ہے۔ان آیتوں سے خدا کی حاکمیت واضح ہوتی ہے۔

حاکمیت کے حقدار:

خدا کے علاوہ حاکمیت کا حق انہیں حاصل ہیں جنہیں خدا و رسول اجازت دیں۔جو قرآنی آیات اور روایات واحادیث سے ثابت ہو۔جیسے

«اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم» اللہ کی اطاعت کرو اور رسول اور جو تم میں سے صاحبان امر ہیں ان کی اطاعت کرو۔ (سورۃ النسا آیت نمبر ۵۹)

إِنَّما وَلِيُّكُمُ اللَّهُ وَرَسولُهُ وَالَّذينَ آمَنُوا الَّذينَ يُقيمونَ الصَّلاةَ وَيُؤتونَ الزَّكاةَ وَهُم راكِعونَ.

صرف اللہ تمھارا ولی اور اس کا رسول اور وہ باایمان لوگ جو نماز قائیم کرتے اور زکواۃ دیتے ہیں درحالانکہ وہ رکوع میں ہوتے ہیں۔ (سورہ مائدہ آیت نمبر ۵۵)

فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّىٰ يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا۔ (اے رسول) تمہارے رب کی قسم یہ لوگ اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتے جب تک اپنے باہمی تنازعات میں آپ کو منصف نہ بنائیں پھر آپ کے فیصلے پر ان کے دلوں میں کوئی رنجش نہ آئے بلکہ وہ (اسے) بخوشی تسلیم کریں۔ (سورہ نسا آیت نمبر ۶۵) «النبی اولی بلمؤمنین

نبی تمھارے نفسوں پر تم سے زیادہ حق رکھتا ہے۔ (احزاب آیت نمبر ۶) «إِنَّا أَنزَلْنَا إِلَيْكَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ لِتَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ بِمَا أَرَاكَ اللَّهُ ۚ وَلَا تَكُن لِّلْخَائِنِينَ خَصِيمًا»، اے رسول) ہم نے یہ کتاب حق کے ساتھ آپ کی طرف نازل کی ہے تاکہ جیسے اللہ نے آپ کو بتایا ہے اسی کے مطابق لوگوں میں فیصلے کریں۔ (النسا آیت نمبر ۱۰۵)

مرسلہ صدوق میں رسول خدا کی اس حدیث کو امیر المؤمنین کے ذریعے نقل کیا ہے کہ

امیر المؤمنین فرماتے ہیں: رسول خدا نے تین مرتبہ فرمایا: اے پروردگار میرے خلفا پہ رحم فرما۔ پوچھا گیا کہ اے اللہ کے رسول آپ کے خلفا کون ہیں؟ فرمایا: وہ افراد جو میرے بعد آئیں گے اور میری حدیث اور سنت کو نقل کریں گے۔ (صدوق، عیون اخبار الرضا، ج ۲۔ صدوق، من لا یحضر الفقیہ، ج ۴۔)

یہ مرسلہ صدوق بہت سے علمائے کرام کے لئے قابل اعتبار ہیں۔

بہت سے فقہا جیسے صاحب جواہر ملا احمد نراقی، صاحب عناوین یعنی میر عبدالفتاح مراغی، آیت اللہ گلپائی یگانی، اور امام خمینی نے حکومت ولایت فقیہ کے اثبات کے لئے اس روایت سے استدلال کیا ہے۔.

العلما حکام علی الناس۔

علما لوگوں پر حاکم ہیں۔ (آمدی، غرر الحکم، ج ۱) الملوک حکام علی الناس والعلما حکام علی الملوک۔

بادشاہ لوگوں پر حاکم ہوتے ہیں اور علما بادشاہوں پر حاکم ہوتے ہیں۔ (کراجکی، کنزالفوائد، ج ۲) امام حسین ع نے مقام منی پہ علمائے کرام سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔

امور کی تدبیر اور احکام کا اجرا ان علمائے ربانی کے ہاتھ میں ہوتا ہے جو خدا کے حلال و حرام کے امین ہوتے ہیں۔ پس تم سے یہ مقام و مرتبہ چھین لیا گیا اور اس کی وجہ یہ ہے کہ تم نے حق سے منہ پھیر لیا۔ (حرانی، تحف العقول عن آل الرسول، ج ۱، ص ۲۳۸)

عقل و اجماع:

عقل بھی شرعی احکام کے منابع میں سے ہے اور شارع مقدس کی نظر کو کشف کر سکتی ہے۔ اس پر علم اصول میں مستقلات عقلیہ و غیر مستقلات عقلیہ کے نام سے ایک معرکۃ الآرا بحث موجود ہے۔ شرعی حکم کے استنباط میں عقلی دلیل کا بھی وہی کردار ہے جو دوسری شرعی ادلہ کا ہے۔ شارع مقدس کی نظر کو کشف کرنے میں عقلی دلیل کا قابل اعتبار ہونا اپنی جگہ پر ثابت ہو چکا ہے بنابر ایں ولایت فقیہ پر دلیل عقلی محض مستقلات عقلیہ کی قسم سے ہے اور مستقلات عقلیہ میں کسی نقلی دلیل سے مدد لینے کی ضرورت نہیں رہتی۔

نبوت عامہ کی ضرورت پر فلاسفہ کی مشہور برہان کو یوں بھی بیان کیا جا سکتا ہے کہ جس کا نتیجہ نہ صرف ضرورت نبوت بلکہ ضرورت امامت پھر ضرورت نصب فقیہ عادل کی صورت میں بھی نکلتا ہے۔

مرحوم محقق نراقی پہلی شخصیت ہے کہ جنھوں نے حکومت اسلامی یا ولایت فقیہ کی اثبات کے لئے عقلی دلیل کا سہارا لیا ہے۔ان کے بعد دوسرے فقہا نے اسے آگے بڑھایا ہے۔ مختلف طرز کی عقلی ادلہ کی وجہ ان کے مقدمات کا مختلف ہونا ہے۔اور قاعدہ لطف و حکمت الہی سے بھی مدد لی گ ئی ی ہے۔

بقول امام خمینی کے کہ "عقل کے واضح احکام میں سے کہ جن کا کوئی انکار نہیں کر سکتا یہ ہے کہ انسان کے بیچ ایک حکومت کا ہونا ضروری ہے اور بنی نوع انسان نظم و نسق، قانون، ولایت اور بنیادی حکومتوں کا ضرورتمند ہے۔ (خمینی، کشف الاسرار، ص ۲۲۲)

ضرورت حکومت امام علی کی نگاہ میں:

مولا علی ع نہج البلاغہ میں فرماتے ہیں کہ "لوگوں کے لئے حاکم کا ہونا بہت ضروری ہے۔خواہ وہ اچھا ہو یا برا۔۔۔ (رضی، خطبہ ۴۰)

پس حکومت اسلامی کی بنیاد بھی انہیں منابع اربعہ یعنی قرآن، سنت، عقل و اجماع پر ہے۔

عادلانہ حکومت کی تشکیل:

از روئے قرآن و حدیث عادلانہ حکومت کی تشکیل تمام مسلمانوں بلاخص علمائے حقہ کی زمہ داریوں میں سے ہے۔

جیسا کہ ارشاد ہوتا ہے کہ «وَمَنْ لَمْ يَحْكُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ» ۔

جو لوگ خدا کے نازل کردہ احکام کے مطابق فیصلہ نہ کریں، پس وہ لوگ ہی کافر ہیں۔ (سورہ مائدہ آیت نمبر ۴۴) «وَمَنْ لَمْ يَحْكُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الظالمون» ۔

جو لوگ خدا کے نازل کردہ احکام کے مطابق فیصلہ نہ کرے پس وہ لوگ ہی ظالم ہیں۔ (سورہ مائدہ آیت نمبر ۴۵)

وَمَنْ لَمْ يَحْكُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُون۔ پس خداوند عالم نے بہت سی آیات میں لوگوں کو گناہ گاروں اور ہوس پرست افراد کی اطاعت سے منع کیا ہے۔یہ تمام امور بے عدالتی کی علامت ہیں۔

جیسا کہ ارشاد ہوتا ہے: «ولاتطیعوا امر المسرفین * الذین یفسدون فی الارض ولا یصلحون»، اور زیادتی کرنے والوں کی اطاعت نہ کرو۔جو زمین میں فساد پیدا کرتے ہیں اور اصلاح نہیں کرتے۔ (سورہ شعرا

آیت ۱۵۱، ۱۵۲)

دوسری جگہ فرماتا ہے کہ «ولاتطع مناغفلنا قلبہ عن ذکرنا واتبع ھواہ وکان امرہ فرطا»

اور اس کی اطاعت نہ کرو جس کے قلب کو ہم نے اپنی یاد سے غافل کر دیا ہے وہ اپنی خواہشات کا تابع ہے اور اس کا کام سراسر زیادتی کرنا ہے۔ (سورہ کہف آیت نمبر ۲۸)

امام حسین ع فرماتے ہیں کہ

"فلعمری ماالامام الّا الحاکم بالکتاب، القائی م بالقسط والدائی ن بدین اللہ"

مجھے اپنی جان کی قسم امام وہی ہو سکتا ہے جو قرآن کے مطابق فیصلہ کرے۔ عدل و انصاف قائی م کرے اور دین خدا پر عمل کرے۔ (ارشاد مفید، ج ۲، ص ۳۹)

فقاہت:

جس طرح اسلامی معاشرے کا حاکم اصلی خدا اور قانون اصلی قرآنی تعلیمات و سنت رسول و آئی مہ ہیں اسی طرح اس معاشرے کی باگ دوڑ جس کے ہاتھ میں ہو عقلا اس کا دین کی اعلی تعلیمات سے آگاہ ہونا بھی بہت ضروری ہے۔ لذا اس حاکم کو ولی فقیہ بھی کہا جاسکتا ہے۔ اس پر دلالت کرنے کے لئے بہت سی روایات موجود ہیں۔

مقبولہ عمر ابن حنظلہ:

امام معصوم فرماتے ہیں کہ «من کان منکم ممن قد روای حدیثنا و نظر فی حلالنا و حرامنا و عرف احکامنا فلیر ضوابہ حکما، فانّی قد جعلتہ علیکم حاکما»

تم میں سے جس شخص نے ہماری احادیث کی روایت کی ہو اور ہمارے حلال و حرام میں غور و فکر کیا ہو اور ہمارے احکام سے واقف ہو اسے اپنا حاکم قرار دو کیونکہ میں نے اسے تم پر حاکم بنایا ہے۔ (حر عاملی، وسائی ل الشیعہ، ج ۲۷، ص ۱۳۶، باب ۱۱، از ابواب صفات قاضی)

مشہورہ ابی خدیجہ:

امام صادق ع فرماتے ہیں کہ «ولکن انظروا الیرجل منکم یعلم شیء ا من قضائی نا فاجعلوہ بینکم»

لیکن دیکھو تم میں سے جو شخص ہماری قضاوت سے واقف ہو اسے اپنے درمیان قاضی قرار دو" (کلینی، اصول کافی، ج ۷، ص ۴۱۲، کتاب القضاوالاحکام باب کراھیہ الارتقاع الی قضاۃ الجور)

توقیع امام زمانہ:

«اما الحوادث الواقعہ فارجعوا فیها الی رواة احادیثنا» لیکن پیش آنے والے ن ئی ے واقعات میں ہماری احادیث کے راویوں کی طرف رجوع کرو۔ (صدوق، عیون اخبار الرضا، ج ۲، ص ۷ ۳، باب ۳۱)

جس طرح مندرجہ بالا آیات قرآنی اور روایات سے اسلامی معاشرے کے حاکم کا عالم فقیہ و عادل ہونا ثابت ہوتا ہے۔اسلامی انقلاب بھی انہیں آیات و روایات کے عین مطابق ولایت فقیہ کی حکومت کو انہی مبانی سے استنباط کرتے ہیں۔

انقلاب اسلامی اور مس ئی ولین کی ذمہ داری

کوئی بھی حکومت جب اسلام کے نام پر وجود میں آئے تو دینی مبنا کے تحت ان کی کیا ذمہ داری ہیں۔یہ قرآنی آیات و روایات کی روشنی میں واضح ہیں۔ حضرت علی ع اور ابن عباس کے درمیان مقام "ذی قار" میں جو مکالمہ ہوا تھا اس میں آپ نے حکومت کرنے کا مقصد حق کا قیام اور باطل کو روکنا قرار دیا تھا۔

اسی طرح رسول خدا نے معاذ ابن جبل کو یمن کا والی بنا کر بھیجا تو انہیں نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ

"اے معاذ لوگوں کو قرآن کی تعلیم دینا۔اچھے اخلاق سکھانا۔اچھے اور برے افراد کو ان کے مقام پر رکھنا۔جاہلیت کی ہر رسم کو فنا کر دینا مگر جس کی اسلام نے اجازت دی ہے۔اسلام کے چھوٹے بڑے ہر حکم کو قائی م کرنا۔ (حرانی، تحف العقول، ص ۲۶)

خمینی بت شکن کا پیغام حکومت و وزرا کے نام

اسلامی انقلاب کی کامیابی کے بعد عظیم فقیہ اور مجاہد اسلام خمینی بت شکن نے اسلامی منابع کی روشنی میں وزارتوں کی ذمہ داریوں سے بابت ارشاد فرمایا کہ

"حکومت کے ذمہ دار گناہ سے دور رہیں۔اس مقام پر برہنہ عورتیں نہ لائی ی جائی یں۔ عورتیں رہیں تو حجاب کے ساتھ، کام کریں تو اسلامی حجاب کے ساتھ شریعت میں رہتے ہوئے کریں۔ یہاں سونے اور چاندی کے برتن استعمال نہ کی جائی یں۔بے شمار سجاوٹیں اور دوسری چیزیں جو وہاں ہیں سب حکومتی خزانے میں رکھوادی جائی یں۔تاکہ عوام کے لئے خرچ ہو۔ عوام عدالت کے خواہاں ہیں۔ انہیں بڑے بڑے کمرے کی خواہش نہیں ہے۔انہیں اسلامی حکومت کی ضرورت ہے۔ (خمینی، صحیفہ امام، ج ۶، ص ۳۲۹)

اس دور اور آنے والے دور کے وزرا سے میری وصیت ہے کہ یہ جو پیسہ آپ خرچ کر رہے ہیں یہ سب قوم کا ہے۔آپ سبھی حضرات قوم خاص کر غریبوں کی خدمت میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔انہیں مشکل میں نہ ڈالیں۔اپنی ذمہ داری کے برخلاف کام نہ کریں۔کیونکہ یہ حرام ہیں۔ (خمینی، صحیفہ امام، ج۹، ص۴۵۱)

اسلام کی بنیاد پر امور کی اصلاح

انقلاب اسلامی کے بانی امام خمینی رح نے فرمایا کہ

"ہمیں اب باور کر لینا چاہئے کہ طاغوت کی بساط اب لپیٹ دینی چاہیے۔طاغوت کا دور ختم ہو گیا۔ایسا نہ ہو کہ فقط اونچے عہدہ کے افراد چلے جائیں باقی سبھی اپنی جگہ قائم رہیں، تو ہم اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہوئے سبھی افراد، سبھی ادارے، بازار سمیت سبھی جگہیں ایسی ہو جائیں کہ جب بھی کوئی دیکھے تو اس کو محسوس ہو یہ ایک اسلامی حکومت ہے۔اس میں سبھی چیزیں اسلامی ہیں۔یہاں نہ ناپ تول میں کمی زیادتی ہو نہ جھوٹ بولے، نہ دھوکے بازی ہو۔ (خمینی، صحیفہ امام، ج۹، ص۴۵۱)

نتیجہ

اس بدلتی دنیا میں روز نت نئی چھوٹے بڑے انقلابات آتے رہے ہیں اور آتے رہیں گے۔انقلاب فرانس و انقلاب روس جیسے بڑے انقلاب آئے اور گزر گئے۔جب کہ ان کا کوئی خاص شدید قسم کا دشمن بھی نہیں تھا۔اس کے باوجود اس دنیا سے مٹ گئے اور قصہ پارینہ ہو گیا مگر انقلاب اسلامی ایران قدیم وجدید ہر قسم کی دشمنوں کی لاکھ کوششوں کے باوجود آج ایک مضبوط و مستحکم تناور درخت کی شکل اختیار کر چکا ہے۔اس انقلاب نے نہ اوائل میں کسی خاص عمارت کو فتح کیا نہ ہی قتل عام کیا نہ ہی سطحی مطالبات لے کر اٹھے بلکہ یہ انقلاب تمام مستضعفین جہاں کی آزادی اور ظالم و ستمگر طاغوتی طاقتوں کے خلاف اسلام کے واضح احکامات کی روشنی میں رونما ہوا۔جو انسان کے جسمانی و روحانی دنیاوی و اخروی زندگی کی کامیابی و کامرانی اور ارتقا و تکامل کے لئے بر گزار ہوا۔ہزاروں شھدا کے خون مطہر کے نتیجے میں چیدہ چیدہ شخصیات کی شہادت اور آٹھ سالہ عالم استکبار کی مسلط کردہ جنگ اور دیگر تمام تر مکر و فریب کے باوجود آج باقی ہے۔اور اس کی بقا کا راز اس کا اسلامی مبانی کے تحت ہونا اور امام مہدی ع کی عالمی عادلانہ حکومت کے لئے راہ ہموار کرنے کا جذبہ، شوق، لگن اور ایمان ہیں "گام دوم" انہی دینی مبنا کے تحت ایک عالمی اسلامی تمدن، تہذیب اور ثقافت کو وجود میں لانے کے لئے عملی کوشش اور اپنی مسئولیت کی ادائیگی کا نام

ہے۔ ہماری دعا ہے کہ خدا اس عظیم انقلاب کو انقلاب مہدوی سے متصل کرے۔ آمین۔

حوالہ جات۔

۱. قرآن مجید

۲. بشوی، محمد یعقوب، تغییرات اجتماعی از منظر قرآن، قم: بوستان کتاب، ۱۳۹۸؛

۳. صفی پوری، عبدالرحیم بن عبدالکریم، منتهی الارب، بی جا

۴. رامپوری، غیاث الدین محمد بن جلال الدین، فرہنگ غیاث الغات، تھران، امیر کبیر ۱۳۶۳ش

۵. بیہقی، احمد بن علی، تاج المصادر، بی جا پژوھش گاہ علوم انسانی، و مطالعات فرھنگی، ۱۳۶۷ش

۶. ٹینڈ گرانٹ، روس انقلاب سے رد انقلاب تک، لاہور، طبقاتی جدوجہد پبلشر۔ اردو ترجمہ، بی تا

۷. حرانی، ابو محمد حسن بن علی، تحف العقول عن آل رسول، قم، ۱۳۱۱

۸. مفید، محمد بن نعمان، الارشاد فی معرفۃ حجج اللہ علی العباد، قم، کنگرہ شیخ مفید، ۱۳۲۱

۹. حر عاملی، . محمد بن حسن، وسائل الشیعہ، قم، مؤسسہ آل بیت لاحیا الاثرات، ۱۳۱۳

۱۰. کلینی، محمد بن یعقوب، اصول کافی، قم، اسوہ، ۱۳۸۸

۱۱. صدوق، محمد بن علی ابن بابویہ، عیون اخبار الرضا، تھران، دار الکتب الاسلامی، ۱۴۰۳،

۱۲. خمینی، روح اللہ، صحیفہ امام، تھران، مؤسسہ تنظیم و نشر آثار امام خمینی، ۱۳۸۷

۱۳-https: //www.newslaw.net-

۱۴-www.eavar.com/fa/blog-